روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 15 مارچ 2001ء 19 ذی الحج 1421 ہجری - 15 - امان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 60

صفائی کا خیال

ایک بار حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ دیواروں پر دھبے تھے - آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ٹہنی تھی - آپ نے اس سے کھرچ کھرچ کر تمام دھبے مٹا دیئے

(صحیح بخاری کتاب التہجد باب حک البزاق)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ مرض (طاعون) پلیدی اور ناپاکی سے پیدا ہوتا ہے - جہاں اچھی طرح صفائی نہیں ہوتی اور مکان کی دیواریں بدنما اور قبروں کا نمونہ ہوتی ہیں - نہ روشنی کا انتظام ہوتا ہے' نہ تازہ ہوا آ سکتی ہے - وہاں عفونت کا زہریلا مادہ پیدا ہو جاتا ہے' جس کے باعث یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے - قرآن کریم میں جو آیا ہے - (-) کہ ہر ایک قسم کی پلیدی سے پرہیز کرو - ہجر دور چلے جانے کو کہتے ہیں - جس سے یہ معلوم ہوا کہ روحانی پاکیزگی چاہنے والوں کے لئے ظاہری پاکیزگی اور صفائی بھی ضروری ہے - کیونکہ ایک قوت کا اثر دوسری پر اور ایک پہلو کا اثر دوسرے پر ہوتا ہے -

انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں - جو شخص باطنی طہارت پر قائم ہونا چاہتا ہے وہ ظاہری پاکیزگی کا بھی لحاظ رکھے - پھر ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) (البقرہ: 223) یعنی جو لوگ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں - میں ان کو دوست رکھتا ہوں - ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممد اور معاون ہے - اگر انسان اسے ترک کر دے اور پاخانہ پھر کر بھی طہارت نہ کرے' تو باطنی پاکیزگی پاس بھی نہیں پھٹکتی - پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے - اس لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کے دن ضرور غسل کرے - ہر نماز میں وضو کرے - جماعت کھڑی ہو تو خوشبو لگائے - عیدین اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے وہ اسی بنا پر قائم ہے - اصل وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہوتا ہے - اس لئے غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیّت (زہر) اور عفونت سے روک ہوگی - جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ قانون مقرر کیا ہے - ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے -

(ملفوظات جلد اول ص 164)

☆☆☆☆☆

ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات مورخہ 13 مارچ 2001ء سے ایشیا کے لئے ڈیجیٹل فارمیٹ (Digitalformat) پر شروع ہو چکی ہیں - موجودہ اینالاگ Analog سسٹم دسمبر 2001ء تک نئے سسٹم کے متوازی کام کرتا رہے گا - اس لئے احباب کے پاس نئے سسٹم میں جانے کے لئے کافی وقت میسر ہے -

ڈیجیٹل فارمیٹ (Digitalformat) کی تفصیل حسب ذیل ہے -

MTA International (Digital)
Sattelite:
Asia Sat-2 100.5Deg.East.
LNB: C Band
Transponder: 1-A
Down Link Frequency:
36.60 GHz/3660MHz
Local Frequency: 05150
Polarity: Vertical
Symbol Rate: 27500
PID: Auto
FEC: 3/4
Dish Size 2Meters/6-Feet (Solid)

جو احباب نیا سسٹم لگوانا چاہتے ہیں وہ ڈیجیٹل سسٹم ہی خریدیں - اور جو احباب اینالاگ سسٹم استعمال کر رہے ہیں ان کو صرف ڈیجیٹل ریسیور ہی خریدنا ہی پڑے گا - جبکہ ڈش اور C-Band LNB اینالاگ سسٹم والی ہی کام آ جائے گی - ایم ٹی اے پاکستان کے تجربہ کے مطابق ڈیجیٹل سسٹم کے لئے Echostar DSB-1100 سیٹلائٹ ریسیور کافی بہتر ہے - تاہم احباب اپنی سہولت اور توفیق کے مطابق مقامی مارکیٹ اور اپنے الیکٹرانکس ڈیلر سے مشورہ کرنے کے بعد ریسیور خریدیں - سیٹلائٹ ریسیور کو ٹیون (Tune) کرنا قدرے مشکل ہے لیکن اس بارے میں جملہ معلومات ریسیور کے ساتھ ملنے والے مینوئل میں درج ہوتی ہیں - اگر اس کے باوجود بھی کوئی مسئلہ ہو تو جس ڈیلر سے ریسیور خریدا گیا ہے اس سے ... کریں اگر پھر بھی کوئی مشکل پیش آئے تو ایم ٹی ...

باقی صفحہ 7 پر

مجلس خدام الاحمدیہ بلجیئم کے زیر اہتمام

بین المذاہب کانفرنس

(رپورٹ: این اے شمیم - نائب صدر خدام الاحمدیہ بلجیئم)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ بلجیئم کو مورخہ 22/اکتوبر 2000ء بروز اتوار ایک بین المذاہب کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کانفرنس کا انعقاد احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام' برسلز میں ہوا۔ بلجیئم میں اس قسم کی کانفرنس کا پہلا تجربہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے توقع سے بڑھ کر ہر لحاظ سے کامیابی عطا ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب' صدر مجلس خدام الاحمدیہ بلجیئم اور ان کی ٹیم اس کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد کی مستحق ہے۔

اس کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ میں کیا گیا جسے حضور انور ایدہ اللہ نے منظور فرمایا اور یوں دو تین ماہ قبل اس کی تیاریاں اور رابطے شروع ہو گئے۔ عیسائیوں' ہندوؤں' سکھوں اور بدھسٹ مراکز سے رابطے کئے گئے۔ اور آخر کار کیتھولک فرقہ کے ایک پادری' ہندوؤں میں سے ہرے کرشنا والوں کے نمائندہ اور بدھ ازم سے تبتی بدھ کے نمائندہ نے اور سکھوں نے بھی ہماری دعوت کو قبول کیا اور اپنے اپنے مذہب کی تعلیمات کا ذکر کرنے کے لئے اپنے اپنے مقرر کا تعارف بھی بھجوایا۔

کانفرنس کے روز ہر نمائندہ اپنے ساتھ اپنے ساتھیوں کو بھی لے آیا۔ سب سے بڑا وفد ہرے کرشنا والوں کا تھا اور یہ وفد لمبا فاصلہ طے کر کے آیا اور اپنے ساتھ مٹھائی اور سموسے بھی لے کر آیا۔

پروگرام کے مطابق کانفرنس کے دو اجلاس ہونے تھے۔ پہلے اجلاس کی صدارت کے لئے "فری یونیورسٹی برسلز" کے شعبہ تاریخ و فلسفہ مذاہب کے صدر پروفیسر Dr.Jef Van اور دوسرے اجلاس کی صدارت کے لئے اسی یونیورسٹی کے مذکورہ بالا شعبہ کی صدارت سے حال ہی میں ریٹائر ہونے والے پروفیسر Hubert Detheir مدعو تھے۔ موخر الذکر مہمان کسی وجہ سے خود نہ آسکے اور اپنی جگہ اپنے نوجوان ساتھی ریسرچ سکالر Mr.Marc Campine کو بھیجا۔

استقبال

کانفرنس کی کارروائی تین بجے بعد دوپہر شروع ہونے سے قبل ہی مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی۔ ہر آنے والے مہمان کا استقبال کیا گیا اور موجود مہمانوں سے ان کا تعارف کروایا جاتا رہا اور ساتھ ساتھ چائے' کافی اور جوس وغیرہ سے تواضع بھی کی جاتی رہی۔

اجلاس اول

بعد ازاں مہمانوں کو بیت الذکر میں لے جایا گیا جہاں کرسیاں لگائی گئی تھیں اور سب مہمانوں نے خوش دلی سے اپنی جوتیاں بیت الذکر کی خاطر باہر اتار دیں۔ ہال میں ہر مدعو نمائندہ کے مذہب کی تعلیمات پر مشتمل فرنچ زبان میں بینرز لگائے گئے تھے۔ مہمانوں کے بیٹھ جانے کے بعد عزیزم آصف حامد شاہ نے اجلاس اول کے صدر مجلس کا تعارف پیش کیا اور کرسی صدارت پر تشریف لانے کی دعوت دی۔ اس پر پروفیسر Dr. Jef Van کرسی صدارت پر براجمان ہوئے اور کانفرنس کے انعقاد پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد آپ نے تلاوت قرآن کریم کے لئے عزیزم مبرور احمد کو بلایا جنہوں نے بڑی پرکشش آواز میں تلاوت کی۔ ہرے کرشنا کے نمائندہ مقرر نے اظہار کیا کہ تلاوت سن کر دل پر اس کا خاص اثر ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کا فرنچ ترجمہ عزیزم آصف حامد شاہ نے پیش کیا۔

استقبالیہ ایڈریس

مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بلجیئم نے کانفرنس کا مقصد' اہمیت اور ضرورت کو بیان کرتے ہوئے تمام مقررین اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

سب سے پہلے Mr. Mahaprabhu Das جو انٹرنیشنل سوسائٹی برائے کرشنا کانشنس کے ممبر ہیں اور Radhadish کمیونٹی کے ایک ڈائریکٹر ہیں' نے تقریر کی۔

اس کے بعد کیتھولک پادری Mr. Jean-Luc Blanpain نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ موصوف "الکلمہ" کے نام سے ایک سنٹر بھی چلا رہے ہیں جہاں عیسائیوں کو اسلام کے بارہ میں معلومات دی جاتی ہیں۔ آپ عربی زبان اور اسلامیات کا بھی کافی علم رکھتے ہیں۔

ان دو تقاریر کے بعد کچھ وقفہ ہوا جس میں مہمانوں کی خدمت میں چائے وغیرہ پیش کی گئی۔

اجلاس دوم

دوسرے اجلاس کا آغاز Mr.Marc Campine کے کرسی صدارت پر تشریف رکھنے کے بعد ہوا۔

اس اجلاس کے پہلے مقرر Mr. Karma Shanpen Ozer نے تبتی بدھ ازم کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ موصوف پیرس کے رہنے والے ہیں اور ہندوستان بھی جا چکے ہیں۔ تبت کے بڑے Lamas سے مل چکے ہیں اور اس وقت برسلز میں تبتی بدھ ازم سنٹر کے نگران ہیں۔

اس اجلاس کے دوسرے مقرر سکھ ازم کے نمائندہ تھے مگر ان کے وقت پر حاضر نہ ہو سکنے کی وجہ سے ان کی تقریر موخر کر دی گئی۔

تیسری تقریر مکرم نصیر احمد صاحب شاہد' مربی سلسلہ بلجیئم کی تھی۔

اس تقریر کے بعد سکھ ازم کے نمائندہ کو دعوت دی گئی جنہوں نے سکھ ازم کا تعارف کروایا۔ ان کی تقریر کے بعد سکھوں کے ایک بزرگ جو کہ انڈیا سے تشریف لائے تھے جو "سنت گوربچن سنگھ کالی کملی والے" کے نام سے مشہور ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ سے بھی ملاقات کر چکے ہیں نے تقریر کی۔ اپنے مختصر خطاب میں احمدیت اور حضور انور ایدہ اللہ کے بارہ میں اپنے خیالات کا بڑی محبت سے اظہار کیا۔ ان کا یہ مختصر خطاب پنجابی میں تھا جس کا فرنچ ترجمہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے پیش کیا۔

اختتام

اس کے بعد مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بلجیئم نے مقررین کو تحفہ کے طور پر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا فرنچ ترجمہ پیش کیا اور صدر مجلس کو "A man of God" کا ایک نسخہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ اس کے بعد سب مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

سب مہمان کانفرنس کے انعقاد' انتظامات اور مہمان نوازی سے بہت خوش ہوئے۔ بعض مہمان کھانے کے بعد کافی دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ یوں خدا تعالیٰ کے فضل سے امید سے بڑھ کر اس کانفرنس میں کامیابی ہوئی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام کام کرنے والے رضا کاروں کو جزائے خیر دے اور اس کانفرنس کے مثبت اور نیک اثرات پیدا ہوں۔ اور احمدیت کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچے اور دنیا میں امن وصلح کا دور دورہ ہو۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 5 جنوری 2001ء)

☆☆☆

سالانہ کھیلیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 11، 12 مارچ 2001ء کو معلمین کلاس اقامۃ الظفر وقف جدید کی پہلی سالانہ کھیلیں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئیں۔ اجتماعی اور انفرادی ورزشی مقابلہ جات میں طلباء نے دلچسپی سے حصہ لیا۔ طلباء کو نور اور فضل عمر دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اختتامی تقریب 12 مارچ شام ساڑھے چار بجے اقامۃ الظفر میں منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی وقف جدید کے بزرگ معلم محترم مولوی گل محمد صاحب تھے جنہوں نے 62ء سے وقف کیا اور جن کی اس ادارے میں خدمات کا عرصہ 38 سال تک پھیلا ہوا ہے۔ انہوں نے کامیاب ہونے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ مہمان خصوصی نے اپنے اختتامی خطاب میں صحت جسمانی کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور پہلے ورزشی مقابلہ جات کے انعقاد پر خوشنودی کا اظہار کیا۔ تقریب میں بزرگان سلسلہ نے بھی شرکت فرمائی اور تقریب کے بعد مدعوین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

☆☆☆☆

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول
اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضئ خدا
جو مر گئے انہیں کے نصیبوں میں ہے حیات
اس رہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات
(درثمین)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

صفدر نذیر گولیکی صاحب

قسط دوم آخر

باہمی ملاقات اور گفتگو کے آداب

پردہ پوشی سے کام لیا جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"کہ تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کروگے
(سورہ الحجرات 13)

ایک اور جگہ فرماتا ہے:

"ہر غیبت کرنے والے اور عیب چینی کرنے والے کے لئے عذاب ہی عذاب ہے
(سورہ الھمزہ 3)

پس عیوب بیان کرنا اور سفیہانہ کلام کرنا گناہ ہے محض طعن اور غرور کی وجہ سے ایسا کرنا گناہ ہے۔ لیکن دین کے دشمنوں اور غداروں کے متعلق آگاہ کرنا ضروری ہے اور اہل فساد کی برائی کا بیان جائز ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث سے ظاہر ہے۔

ہنسی نہ اڑائی جائے

سورہ الحجرات: 12 میں اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے کہ کسی کو حقیر سمجھ کر ہنسی ٹھٹھا نہ کیا جائے۔

واثلہ بن الاسقع روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے مسلمان بھائی کی شماتت نہ کر یعنی ہنسی نہ اڑا ایسا نہ ہو کہ اللہ اس پر رحم کردے اور تجھے اس دکھ میں مبتلا کردے۔

گھٹیا مزاح نہ کیا جائے

گفتگو میں اگر کبھی مزاح کا رنگ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن ایسا مزاح نہ کیا جائے جو گھٹیا ہو اور دوسرے کی دل شکنی کا باعث بنے۔

آنحضرت ﷺ شگفتہ مزاج تھے اور ظرافت کی باتیں بھی فرماتے۔ ایک دفعہ حضرت انسؓ کو پکارا تو فرمایا:

"اے دو کان والے"

(ترمذی ابواب المناقب باب مناقب انس بن مالک)

اس میں ایک یہ نکتہ بھی تھا کہ حضرت انسؓ نہایت اطاعت شعار تھے اور ہر وقت آنحضرت ﷺ کے ارشاد پر کان لگائے رکھتے تھے۔ ایک شخص نے حضرت محمدؐ سے عرض کی کہ آپ مجھے کوئی سواری عنایت فرمائیں آپ نے فرمایا۔

میں تم کو اونٹنی کا بچہ دونگا انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کرونگا فرمایا کہ کوئی اونٹ ایسا بھی ہوتا ہے جو اونٹنی کا بچہ نہ ہو۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی المزاح)

ایک بڑھیا حضرت اقدسؐ کی خدمت میں آئی اور دعا کے لئے کہا کہ دعا کریں مجھے بہشت نصیب ہو۔ آپؐ نے فرمایا بوڑھی عورتیں بہشت میں نہیں جائیں گی وہ عورت یہ سن کر روتی ہوئی واپس جانے لگی آپؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ اس کو کہہ دو کہ بوڑھی عورتیں جوان ہو کر جنت میں داخل ہوں گی۔

(ترمذی باب صفۃ مزاح رسول اللہ)

حضرت اقدسؐ برے مزاح کو ناپسند فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے۔

کہ اپنے بھائی سے کج بحثی نہ کر اور اس سے برا مزاح نہ کر۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی المراء)

اسی طرح بہت زیادہ کلام نہیں کرنا چاہئے کیونکہ کثرت کلام سے بسا اوقات لوگوں میں فساد پھیلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

بات مختصر اور موقع محل کے مطابق کرنی چاہئے۔

سوچ سمجھ کر اور عقل کے ساتھ گفتگو کی جائے

بات کرتے وقت مزاج شناسی کر لینی چاہئے

ایسے طریقے سے کلام کرنا چاہئے جو مخاطب کے فہم کے مطابق ہو جس سے وہ بات کو اچھی طرح سمجھ سکے اور اس کی غلط فہمی دور ہو جائے۔

غصے اور جوش میں آکر تیزی سے جلد جلد بات نہیں کرنی چاہئے بلکہ تحمل کے ساتھ گفتگو کرنی چاہئے۔ کیونکہ بے جا غصہ میں کہی گئی بات اپنا اثر کھو بیٹھتی ہے غصہ کو قابو میں رکھ کر باتیں کرنا حوصلہ مندی اور مردانگی کا ثبوت ہے۔

اگر موقع نہ ہو یا کہنے کو اچھی بات نہ ہو تو پھر خاموش رہنا چاہئے۔

سنی سنائی بات کو آگے نہیں پھیلانا چاہئے افواہیں پھیلانے سے معاشرہ کی سالمیت اور امن کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔

مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہئے اور جھوٹ کو سچائی کے رنگ میں بھی پیش نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ جھوٹ ایک زہر ہے جس سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور جہنم میں جا پہنچتا ہے۔

جھوٹی گواہی کبھی نہیں دینی چاہئے خواہ وہ اپنے ماں باپ حقیقی بھائی یا رشتہ دار کے متعلق ہو۔ کیونکہ جس شخص کی جھوٹی گواہی کا ایک بار تجربہ ہو جائے تو اس کی گواہی قابل قبول نہیں ہوتی۔

بات بات میں قسم نہیں کھانی چاہئے بعض لوگوں کو عادتاً واللہ۔ باللہ۔ تاللہ۔ کہنے کی عادت ہوتی ہے۔ جو درست نہیں

غیر اللہ کی ناحق قسم کبھی نہیں کھانی چاہئے

کسی کی تعریف کرتے ہوئے مبالغہ اختیار نہ کیا جائے۔ ایسی مدح مکروہ ہے

دوران گفتگو کسی کی بات نہ کاٹی جائے جب ایک شخص گفتگو کر رہا ہو تو اس کی طرف متوجہ ہو کر اس کی بات سننی چاہئے

اخلاق کی درستگی کے لئے یہ بات بھی ضروری ہے کہ جب دو شخص باہم گفتگو کر رہے ہوں اور وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں کہ کوئی ان کی گفتگو سنے تو تجسّس نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی کان لگا کر ان کی بات سننی چاہئے

بزرگوں کے سامنے اونچی آواز کے ساتھ بات چیت نہیں کرنی چاہئے بلکہ ادب کے ساتھ ان سے گفتگو کی جائے۔

غیبت اور چغلی

غیبت اور چغلی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سے چند ایک اقتباسات حاضر خدمت ہیں: اللہ تعالیٰ فرمایا ہے (۔)

اے ایمان والو اندازے لگانے سے اجتناب کیا کرو۔

اور بہت زیادہ عادت جو ہے تخمینوں کی کہ یہ ہوا ہو گا. اور یہ ہوا ہو [illegible] یہ ایک ایسی مہلک عادت ہے کہ ان اندازوں میں سے یقیناً بعض گناہ ہوتے ہیں۔ پس تم ایک ایسے میدان میں پھرتے ہو جس میں خطرناک گڑھے ہیں یا جنگل کے درندے ہیں۔ تم سمجھتے ہو کہ تم دیکھ بھال کر قدم اٹھا رہے ہو مگر جو ایسے خطرے مول لیتا ہے یقیناً اس کا پاؤں کہیں نہ کہیں رپٹ جاتا ہے۔ غلطی سے کسی گڑھے میں پڑ جاتا ہے یا کسی درندے کے چھپنے کی جگہ کے قریب سے گزرتا ہے اور اسے حملے کی دعوت دیتا ہے تو مراد یہی ہے کہ ہر ظن گناہ نہیں ہے. یہ درست ہے بعض ظن جو درست ہوں. حقیقت پر مبنی ہوں وہ خدا کے نزدیک گناہ نہیں لیکن ظن کرنے کی عادت خطرناک ہے اور اس کے نتیجے میں ہرگز بعید نہیں کہ تم سے بعض بڑے گناہ سرزد ہوں۔

دوسری بات یہ فرمائی کہ تجسّس بھی نہ کیا کرو ظن کا جو تعلق ہے وہ تجسّس سے بہت گہرا ہے۔ جب انسان کو یہ شوق ہو کہ کسی کی کوئی کمزوری معلوم کرے تو اس وقت جو ظن ہیں وہ زیادہ گناہ کے قریب ہوتے ہیں کیونکہ انسان اپنے بھائی یا بہن میں بدی ڈھونڈ رہا ہوتا ہے اور تجسّس کی عادت اگر ظن کی عادت کے ساتھ مل جائے تو بہت بڑا احتمال پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ شخص گنہگار ہو گا۔ پس اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ فرمایا۔ اور کوئی تم میں سے کسی دوسرے شخص کی غیبت میں غیبت نہ کرے یعنی اس کی غیبوبیت میں۔ اس کی عدم موجودگی میں اس پر تبصرے نہ کیا کرے۔

تجسّس کا مطلب

تجسّس کا مطلب ہے کہ اسے شوق ہے کچھ معلوم کرنے کا اس لئے بے وجہ ظن نہیں کر رہا۔ یونہی اتفاقاً ظن نہیں کر رہا۔ بلک اس کا ظن کسی خاص مقصد کی تلاش میں ہے۔ اور ایسے موقع پر وہ نتیجہ نکالنا جو غلط ہے اور محض اپنے تجسّس کے شوق میں اس نے نکالا ہے یہ ایک طبعی بات ہے۔ ایسا احتمال بہت بڑھ جاتا ہے۔ تیسری صورت میں اگر تجسّس کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے۔ بنیادی طور پر اس کو اپنے بھائی یا بہن سے کوئی دبی ہوئی مخفی نفرت ہوتی ہے۔ وہ پسند نہیں ہوتا اور غیبت اسی کی کی جاتی ہے جو پسند نہ ہو۔ کبھی آپ یہ نہیں دیکھیں گے کہ ماں باپ بیٹھ کر بچوں کی غیبت کر رہے ہیں یا بچے بیٹھ کر ماں باپ کی غیبت کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو بنیادی طور پر ان کے تعلقات کے نظام میں کوئی ایسا رخنہ ہے جسے پاگل پن کہا جاسکتا ہے۔ مگر غیبت اور کسی شخص سے پرخاش رکھنا کوئی اس کے متعلق حسد کا پیدا ہونا. اس قسم کے محرکات ہیں جو تجسّس کی پہلے عادت ڈالتے

ہیں اور پھر تجسس جب ان کے سامنے کوئی تصورات پیش کرتا ہے۔ حقائق نہیں بلکہ وہ ظن جو ان کی عادت میں داخل ہے تجسس کے نتیجے میں یہ اندازے لگاتا ہے کہ ہم یہاں تک تو پہنچ گئے ہیں۔ اندر کمرے میں جا کر تو نہیں دیکھا۔ مگر صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ ہوا ہوگا۔ اور چونکہ بدنیتی سے ہی اس سفر کا آغاز ہے اس لئے جو بھی ماحصل ہے وہ یقینی ہو یا غیر یقینی ہو۔ وہ اسے آگے مجالس میں بیان کر کے اس کے چسکے لیتے ہیں۔ یہ ایک پورا نفسیاتی سفر ہے جو غیبت کرنے والا اختیار کرتا ہے جس کو قرآن کریم نے سلسلہ بہ سلسلہ اسی طرح بیان فرمایا ہے جس طرح انسانی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ لیکن غیبت کی صرف یہ وجہ نہیں ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے سوا اور کوئی غیبت نہیں ہے۔ غیبت بغیر تجسس کے بھی پیدا ہوتی ہے۔ غیبت ایک شخص کی بدی جو کھل کر سامنے آئی ہے اور تجسس کے نتیجے میں نہیں۔ اس کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے اس میں دور کرنے کی بجائے ان لوگوں کو پہچان کر جو اس کو سن کر اس شخص سے اور دور ہٹ جائیں گے اور اس کی اس شخص سے دشمنی میں اس کے طرفدار ہو جائیں گے۔ یہ نیت بھی ہوتی ہے اور بعض دفعہ حقائق پر مبنی غیبتیں بھی کی جاتی ہیں اور ہر نیت کا ٹیڑھا ہونا لازم ہے۔ ورنہ گناہ نہیں۔

برائی کی نیت غیبت کا لازمی حصہ ہے

اس نیت سے خواہ برائی کی تلاش کی جائے یا برائی اتفاقاً نظر آ جائے اور پھر اس نیت سے ان باتوں کو دوسروں کے سامنے پیش کیا جائے کہ جس کے متعلق بیان کیا جا رہا ہے اس پر بیان کرنے والے کو ایک قسم کی فوقیت مل جائے کہ دیکھو میں بلند ہوں اس بات سے اور نیت یہ ہو کہ دیکھو یہ آدمی کیسا ذلیل اور گھٹیا ہے اور اس کے ساتھ اس بات کا خوف بھی دامن گیر ہو کہ یہ بات اس شخص تک نہ پہنچ جائے۔ یہ خوف دامن گیر ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ چھپ کر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ جب موجود نہیں پیچھے سے حملہ کرنا چاہتا ہے کہ جس کا وہ جواب نہ دے سکے۔ اگر یہ نیت ہو تو یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اور اس کی مثال دیتے ہوئے قرآن کریم بیان فرماتا ہے (-) (الحجرات 13)

کیا تم میں سے کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔ تم تو کراہت کرنے لگے ہو۔ دیکھو دیکھو تم یہ بات سنتے ہی سخت کراہت محسوس کرتے ہو۔ اب کیسی کراہت جبکہ عملاً اپنی زندگی میں تم نے یہی وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ جب اپنے بھائی اپنی بہن یعنی مومنوں کے تعلقات کی بات ہو رہی ہے۔ سگے بھائی یا بہن کی بات نہیں۔ ان کے خلاف جب تم باتیں کرتے ہو تو مردے کا گوشت کھانے والی بات ہے لیکن کراہت کے ساتھ نہیں چسکے لے لے کر۔ مثال تو ایک ہی ہے ایک جگہ تم چسکے لیتے ہو۔ ایک جگہ تم کراہت محسوس کرتے ہو۔ یہ تمہاری زندگی کا تضاد ہے جو درست نہیں ہے۔ حالانکہ دونوں کو ایک ہی پیمانے سے جانچنا چاہئے۔

اس نصیحت اور اس مثال کے بعد پھر بھی انسان غیبت کے مزے اٹھاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ روحانی لحاظ سے بعض باتوں کی کراہت کو جاننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ وہ مثال سنتا ہے ایمان لے آتا ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے ٹھیک ہی ہو گا۔ لیکن جہاں تک وہ سوچتا ہے۔ میری ذات کا تعلق ہے۔ مجھے تو مزا آ رہا ہے۔ مجھے بھائی کے گوشت والی کراہت ذرا اس میں محسوس نہیں ہو رہی۔ جس کا مطلب ہے اس کا ناظر بدل گیا ہے۔ وہ جس پہلو اور جس زاویے سے چیزوں کو دیکھ رہا ہے وہ خدا کا پہلو نہیں خدا کا زاویہ نہیں ہے۔

غیبت جھوٹی بات کو نہیں کہتے

دو طرح سے غیبت کا احتمال ہے۔ ایک ہے بدنیتی کے ساتھ حملہ کرنے کی خاطر جھوٹی بات کرنا۔ ایک سچی بات کو بدنیتی سے دشمنی کے نتیجے میں پھیلانا۔ جو جھوٹی بات ہے اس کے دو پہلو ہیں ایک ظن ہے۔ ظن کے پردے میں شک کا فائدہ اپنے لئے اٹھاتے ہوئے کہ شاید سچ ہو۔ اس لئے میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ یہ حصہ ہے جو زیادہ غیبت سے تعلق رکھتا ہے۔ جو واضح جھوٹ بولا جا رہا ہے اس کو غیبت نہیں کہتے اس کا کچھ اور نام ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ یہ روایت مسلم کتاب البر میں درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ؐ نے فرمایا اپنے بھائی کا اس کے پیچھے اس رنگ میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ عرض کیا گیا اگر وہ بات جو کی گئی ہے وہ سچ ہو اور میرے بھائی میں وہ موجود ہو تب بھی یہ غیبت ہو گی۔ آپ ؐ نے فرمایا اگر وہ عیب اس میں پایا جاتا ہے جس کا تو نے اس کی پیٹھ پیچھے ذکر کیا ہے تو یہ غیبت ہے۔ اور اگر وہ بات جو تو نے کہی ہے وہ اس میں پائی ہی نہیں جاتی تو یہ بہتان ہے۔ جو اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ بہتان تراشی معصوم پر تو ایسا سخت گناہ ہے کہ قرآن کریم نے اس کی بہت سخت سزا بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شدید ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ تو دونوں صورتوں میں جواز کوئی نہیں رہتا اور سچ ہے تو غیبت ہے اگر جھوٹ ہے تو بہتان جو اس سے بھی زیادہ بڑا گند ہے۔ اگر سچ ہے تو غیبت ہے ان معنوں میں کہ بھائی مر چکا اور مرے ہوئے بھائی کو ڈیفنس کا موقع نہیں دیا گیا۔ اس کی عدم موجودگی میں اس پر حملہ کیا گیا۔ گویا اس کا گوشت کھایا گیا اور اس کے مزے اڑائے گئے۔ اور بہتان کا مطلب ہے کسی کو قتل کر دینا یعنی روحانی دنیا میں بہتان قتل کے مشابہ ہے تو یہ تو مرڈر MURDER (قتل) کا گناہ ہے۔ جو مرے ہوئے کا گوشت کھانے سے زیادہ مکروہ تو نہیں مگر زیادہ بڑا ظلم ضرور ہے اور زیادہ قابل مواخذہ ہے۔

اس کسوٹی پر اپنی اندرونی حالتوں کا جائزہ لیں

جب تک آپ کا ذوق درست نہیں ہوتا اور خدا کی وہ محبت دل میں پیدا نہیں ہوتی اور وہ نظر آپ کو عطا نہیں ہوتی۔ جس نظر سے خدا اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔ اس وقت تک آپ کو پتہ ہی نہیں لگے گا کہ آپ غیبت کرتے ہیں تو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہیں اور اس سے کراہت کا نہ ہونا آپ کے بگڑے ہوئے ذوق کی نشانی ہے پس اتنی کھلی کھلی ایک نشانی آپ کے ہاتھوں میں تھمادی ہے کہ اس کسوٹی پر اپنی اندرونی حالتوں کا جائزہ لینا ایک فرضی بات نہیں رہی بلکہ ایک یقینی حقیقت بن چکا ہے پس جس حد تک ہم اس کسوٹی کے ظاہر کردہ نتیجے کی رو سے ناکام ہو رہے ہیں اس حد تک ہمیں اپنی فکر کرنی چاہئے یہ کسوٹی وہ ہے جو جھوٹ نہیں بولتی۔

کیا غیبت سے آپ کو مزا آتا ہے

پس اپنے ذوق درست کریں تو پھر آپ کو خدا سے محبت ہو گی۔ اپنے ذوق درست کریں پھر آپ کو رسول ؐ سے محبت ہو گی۔ اپنے ذوق درست کریں تب گناہوں سے دوری ہو سکتی ہے اور نیکیوں سے پیار ہو سکتا ہے ورنہ نہیں ہو سکتا۔ پس غیبت کے حوالے سے میں اگلا آپ سے تقاضا یہ کر سکتا ہوں۔ کہ اپنے دل کا یہ جائزہ لیں کہ آپ کو غیبت میں کتنا مزا آ رہا ہے۔ اگر ایک دم یہ نہیں چھٹتی منہ سے اور رفتہ رفتہ جائزہ لیں تو آپ کے دل میں اس کا ذوق شوق کم ہوتا چلا جا رہا ہے کہ نہیں۔ اگر کم ہو رہا ہے تو شکر ہے آپ بچ رہے ہیں۔ آپ روبہ صحت ہیں اگر زور لگا کر نصیحت سن کر آپ کہتے ہیں کہ میں نے غیبت نہیں کرنی اور پھر آپ کرتے ہیں اور مزا اتنا ہی آتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی اصلاح کوئی نہیں ہوئی۔ زبردستی تعلق کاٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور جو طبعی رجحانات ہیں ان کے رستے زبردستی بند نہیں ہوا کرتے۔ کچھ دیر تک ہوں گے پھر کھل جاتے ہیں اور پھر بڑھ کر بعض دفعہ بدیوں کا سیلاب پھوٹ پڑتا ہے۔ اس لئے غیبت کے معاملے کو اہمیت دیں اور اس کو گہرائی سے دیکھیں جس طرح میں نے آپ کے سامنے اس کو کھول کر بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور یقین کریں کہ اگر ہم غیبت سے مبرا ہو جائیں بحیثیت جماعت تو ہمارا نظام بھی محفوظ ہو جائے گا۔ ہمارے معاشرتی تعلقات بھی محفوظ ہو جائیں گے۔ ہمارے اندر جتنی رخنہ پیدا کرنے والی باتیں ہیں۔ وہ اگر سب دور نہیں ہوتیں تو ان میں غیر معمولی کمی پیدا ہو جائے گی اور وہ بدنتائج جو روزانہ شادیوں کی ناکامی کی صورت میں ہمیں دکھائی دیتے ہیں ان پر بھی غیر معمولی مثبت اثر ظاہر ہو گا۔

مجلس کی امانت کا حق رکھنا

بعض دفعہ غیبت کی بجائے مجلس کی امانت کا حق نہ رکھا تو وہ بھی غیبت بن جاتی ہے۔ ہم جب آپس میں ملتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کرتے ہیں تو بعض دفعہ ایک شخص غیبت کی نیت سے نہیں بلکہ بعض حوالوں کی وجہ سے ایک شخص کا ذکر کر دیتا ہے جسے سب جانتے ہیں۔ اس کی کوئی چھپی ہوئی بدی بیان نہیں کی جاتی جس کا ان کو علم نہ ہو۔ بلکہ کسی گفتگو کے حوالے سے از خود یہ بات جاری ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس بات کو اٹھائے اور باہر بیان کر دے تو یہ امانت میں خیانت ہے کیونکہ یہ امانتیں ہیں۔ اور ان کی بات بغیر اجازت کے بغیر حق کے باہر کرنا ایک گناہ ہے۔ اور یہ بھی ایک ایسی چیز ہے جس کے متعلق بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ لیکن میں اصول بتا دیتا ہوں کہ کہاں امانت ہے کہاں ایک ایسی نصیحت ہے جس کا بنی نوع انسان کی بہتری سے تعلق ہے بھلائی سے تعلق ہے ایسی بات ہے جس کو سن کر ایمان تازہ ہوتا ہے تو یہ وہ امانت نہیں ہے جس کو آپ پوچھے بغیر آگے بیان نہیں کر سکتے۔ اس کے متعلق فرمایا۔ کہ جو حاضر شاہد ہے وہ غائب کو یہ باتیں بیان کرے کیونکہ اچھی باتیں ہیں اور ان کے نتیجے میں خیر پھیلتی ہے۔ مگر اگر اس مجلس میں کسی ایک شخص کا ذکر آیا ہے اور اس کو اگر دوسروں میں بیان کیا جائے تو اس شخص کے خلاف دلوں میں نفرت پھیلے گی۔ تو اس کو دوسروں میں بیان کرنا بھی ناجائز اس تک بات پہنچانا بھی ناجائز۔ اگر کسی مقصد مجبوری سے بات کرنی ہو تو لازم ہے کہ اس سے اجازت لی جائے جس نے مجلس میں یہ بات بیان کی تھی۔ اگر ہم پوری طرح اس اصول پر کاربند ہو جائیں تو غیبت کے سارے رستے بند ہو جاتے ہیں۔

(خطبہ 18 نومبر 1994ء الفضل 13 دسمبر 1994ء)

بدترین آدمی وہ ہے جو دو منہ رکھتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین آدمی تم اسے پاؤ گے جو دو منہ رکھتا ہے۔ ایک کے پاس جاکر کچھ کہتا ہے دوسروں کے پاس جاکر کچھ اور کہتا ہے۔ جہاں تک یہ نتیجہ نکالنے کا تعلق ہے کہ اس سے چغل خوری مراد ہے تو یہ بعید نہیں ہے۔ کیونکہ چغل خوری کے ساتھ یہ لعنت ضرور لگی رہتی ہے اور اس کا ایک لازمی جزو بن جاتی ہے۔ ایک انسان ادھر کچھ بات کرتا ہے ادھر کچھ بات کرتا ہے۔ جتنے بھی چغل خوری کے نتیجے میں فساد پھیلتے ہیں اور قریبی قریبیوں سے لڑ پڑتے ہیں اور بعض دفعہ وہ فساد لمبے ہو کر رشتوں کے انقطاع تک پہنچ جاتے ہیں۔ رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ خونی رشتے بھی ایسے ٹوٹتے ہیں کہ پھر ان کا جوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان پر آپ سب نے کبھی نہ کبھی نظر ڈالی ہوگی۔ جو میں اپنی یادداشت سے یہ باتیں مستحضر کر رہا ہوں اپنے ذہن میں ان دونوں باتوں کا بہت گہرا تعلق مجھے دکھائی دے رہا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ایک شخص یا خصوصاً خواتین میں یہ بات زیادہ پائی جاتی ہے اس لئے خواتین سے معذرت کے ساتھ ایک خاتون کی مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک خاتون نے کوئی بات کی وہ بات اس خاتون تک پہنچی جس کے متعلق بات کی گئی تھی۔ اور ایسے رنگ میں پہنچی جس میں کچھ زیادہ تلخی پائی گئی۔ بجائے اس کے کہ بعینہٖ اس طرح پہنچتی۔ اور بعض دفعہ اس طرح ہوتا ہے کہ بعینہٖ اس طرح پہنچا دی جاتی ہے مگر بات ایسی ہے جس کے نتیجے میں لازماً ان دونوں کے تعلقات میں خرابی پیدا ہوئی۔ جب وہ سننے والی یہ بات سنتی ہے تو پہلے یہ عہد کر کے سنتی ہے کہ میں آگے کسی سے بات نہیں کروں گی تو سب سے پہلے تو اس کے دو منہ ہو جاتے ہیں یعنی وہ بات سنتی ہے اور پھر طیش میں آکر بلا توقف دوسری خاتون پر حملہ آور ہوتی ہے۔ دھاوا بول دیتی ہے اس پر۔ اس کا سارا عہد کہ خاموش رہوں گی اپنے تک محدود رکھوں گی جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ تو اس کے دو منہ بن گئے اور جو سنانے والی ہے اس کے پہلے ہی دو منہ ہو چکے ہیں۔ کیونکہ جب وہ مجلس میں بیٹھی تو امانت کے لحاظ سے بات ہو رہی تھی اور اگر واضح طور پر نہیں بھی کہا گیا تھا تو ایک عام دستور سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ایک انسان جب کسی تیسرے شخص کے متعلق کسی سے بات کرتا ہے جو کچھ ناپسندیدہ پہلو رکھتی ہے تو اس یقین اور اعتماد پر کرتا ہے کہ یہ بات آگے نہیں پہنچائے گا ورنہ اگر پہنچانی ہو تو وہ کیوں نہ پہنچا دے۔ تو منہ سے بات شروع سے ہی چل رہی ہے۔ ایک سننے والے کے دو منہ جس نے آگے دوسرے منہ سے بات پہنچائی پھر جس نے اس سے بات سنی اس کے دو منہ بن گئے اور پھر جب وہ پاس پہنچے گی لڑنے کے لئے تو پھر یہ دو منہ آگے دو منہ آگے دو دو منہ بنتے چلے جائیں گے۔ وہ کہے گی جھوٹ بول رہی ہے میں نے یہ تو نہیں کہا تھا۔ میں نے تو یہ کہا تھا۔ اور وہاں سے پھر جھوٹ کا تیسرا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور بسا اوقات اس نے کہا بھی ہو تو پھر دوسرے معنے پہنانے کی کوشش کرتی ہے۔ بعض دفعہ پھر اسے بھی جھوٹا کر دیتی ہے پھر وہ آتی ہے لڑتی ہوئی کہ تم نے یہی کہا تھا۔ وہ کہتی ہے میں نے یہ نہیں کہا تھا۔ تو ایک منہ جب پھٹ کے دو منہ بنتا ہے تو پھر پھٹتا چلا جاتا ہے اس کا پھر ایک منہ بننا بہت ہی مشکل کام ہے اور ایسے فسادات میں سب سے زیادہ مشکل پڑتی ہے فیصلہ کرنے کی۔ کیونکہ ہر گواہی مٹی ہوئی ہے اور اگر وہ مان بھی جائے کچھ حصہ تو کہے گا میرا یہ مطلب تو نہیں تھا۔ میرا تو یہ تھا۔

تلخی پیدا کرنے والی سچی باتیں بھی آگے نہ پہنچاؤ

ایسی باتیں جو دوسرے کے لئے تلخی کا موجب ہوں اگر سچی ہوں تو آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں تمہیں وہ سچی باتیں دوسرے تک پہنچانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر جھوٹی باتیں ہوں تو وہ افترا ہے چغلی کا مضمون ہی سچی باتوں سے تعلق رکھتا ہے لیکن اس سچ میں جھوٹ بھی شامل ہو جاتا ہے۔ یہ الگ مسئلہ ہے۔ مراد حضور اکرم ﷺ کی یہ ہے کہ اگر بات کرنے والے نے سچا عیب بیان کیا ہو اور اس سچے عیب کو سن کر اس شخص تک بات پہنچا دی جائے جس کے متعلق وہ بات بیان ہوئی تھی تو کہنے والا بھی سچا دوسرا جو وسیلہ بنا وہ بھی سچا ہے۔ لیکن حرکت معیوب اور جھوٹی اور گندی ہے۔ ایسی گندی حرکت ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ گویا کسی نے کسی کی طرف تیر پھینکا اس کے سینے کا نشانہ باندھا لیکن وہ اس کو لگا نہیں۔ اس کے قدموں میں جا پڑا۔ ایک شخص نے سچائی کے نام پر وہ تیر اٹھایا اور اس کے سینے میں گھونپ دیا کہ نشانہ تو یہاں کا تھا۔ اس تیر کو یہاں گرنے کا کیا حق ہے۔ وہ بھی قاتل ہے بلکہ زیادہ مکروہ قاتل ہے۔ پہلے تو شاید کسی غصے کی وجہ سے کسی وجہ سے خواہ وہ جائز تھی یا ناجائز تھی۔ ایک طبعی جوش سے مجبور ہو کر یہ حرکت کی۔ اس ظالم نے تو بغیر کسی جواز کے ایک شخص، معصوم شخص کی جان لی ہے۔

بدظنی سخت قسم کا جھوٹ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور یہ مسلم باب تحریم الظن و بخاری کتاب الادب سے لی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ اپنے بھائی کے خلاف تجسّس نہ کرو۔ اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ دشمنیاں نہ رکھو بے رخی نہ برتو۔ جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بن کر رہو۔ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تقویٰ یہاں ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔ مراد یہ ہے کہ میرے دل میں ہے۔ اگر دل کا حوالہ ہے تو یہ مراد ہے کہ تقویٰ محمد ﷺ کے دل میں ہے۔ آپ کا سینہ تقویٰ کے نور سے روشن ہے۔ اگر تم نے تقویٰ سیکھنا ہے تو آنحضور ﷺ سے ہی سیکھو اور کوئی راہ نہیں ہے تقویٰ کی حقیقت کو سمجھنے کی۔

(خطبہ جمعہ 25 نومبر 1994ء مطبوعہ الفضل یکم جنوری 1995ء)

خطوط ✉ آراء ✍ تجاویز

محترمہ جمیلہ رانا صاحبہ لاہور سے لکھتی ہیں۔ روزنامہ الفضل کسی بھی دینی و دنیوی اخباروں سے کم نہیں ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ نہ صرف خود خرید کر پڑھیں بلکہ جن گھروں میں نہیں آتا ان کو بھی اس کی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ ہونی چاہئے اتنے کم پیسوں میں ایسا تربیتی اخبار دنیا میں ملنا مشکل ہے۔

محترم درویش خان مندرانی صاحب مربی سلسلہ آنبہ نوریہ ضلع شیخوپورہ سے لکھتے ہیں اخبار الفضل کو جوان اور بوڑھے شوق سے پڑھتے ہیں اس میں بچوں کے لئے کوئی صفحہ نہیں اس عاجز کی رائے میں دس دنوں میں ایک دن الفضل کا ایک صفحہ "بزم اطفال و ناصرات" کے عنوان سے شائع ہونا چاہئے۔

محترم رفیع احمد طاہر صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ سے لکھتے ہیں۔ جس خوبصورت انداز میں اخبار کو ترتیب دیا جاتا ہے وہ یقیناً قابل ستائش ہے۔ پہلا صفحہ تو ایک گلدستے کی طرح سجا ہوتا ہے جس میں تمام تر بہاریں اپنے جوبن پر دکھائی دیتی ہیں۔ الفضل میگزین انتہائی دلچسپ اور معلومات افزا سلسلہ ہے۔ ملکی اور غیر ملکی خبروں کا انتخاب بہت اچھا ہے۔

محترم عبدالمجید زاہد صاحب ایم اے کنری ضلع میرپور خاص سے لکھتے ہیں۔ مورخہ 15 جنوری 2001ء کے شمارے میں مضمون "والدین کی خدمت اور ان کے لئے دعا کے دلکش نمونے" بہت پسند آیا۔ اس میں صحابہ رسولؐ اور بزرگان امت' انبیاء کرام کے پاکیزہ نمونے اور خاص طور پر آنحضرت ﷺ نے رضاعی والدہ کی جو خدمت کی وہ پوری دنیا کے لئے ایک نمونہ ہے۔ ایسے مضامین وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہنے چاہئیں اس سے عوام الناس کی اصلاح ہوتی ہے۔

محترم مشتاق احمد صاحب گوٹھ مولوی عطاء اللہ ضلع خیرپور سے لکھتے ہیں۔ جب بھی الفضل ملتا ہے اس کو اول سے آخر تک پڑھ کر خوب روحانی و اخلاقی سیری اور لذت حاصل کرتا ہوں۔ یہ اخبار سچائی پر مبنی اور تربیتی اخبار ہے۔ کاش پاکستان کا ہر اخبار الفضل بن جائے تو معاشرے کی تقدیر بدل جائے گی۔

☆☆☆☆

محترم میاں محمد اسحاق صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔ الفضل کی ترتیب' مضامین کا تنوع ماشاء اللہ بہت خوب ہے۔ گھٹیالیاں اور تخت ہزارہ میں جان قربان کرنے والے احباب کے بارے میں رپورٹنگ اور تاثرات محترم یوسف سہیل شوق صاحب نے حق ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ ثاقب زیروی' عبیداللہ علیم اور عبدالسلام اسلام کی نظمیں حسب حالات اور صحیح رنگ میں شائع کرنے پر مبارکباد اور دعائیں سب کے لئے۔

محترم محمد اسلم صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔ روزنامہ الفضل روحانی غذا مہیا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس کے دسترخوان سے اپنی پسند کی اشیاء ملتی ہیں۔ روحانی مائدہ میں احادیث نبویؐ' ارشادات حضرت مسیح موعود اور خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ خاص طور پر پیش کئے جاسکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ شب و روز کی چیدہ چیدہ خبریں بھی دستیاب ہوتی ہیں۔ سائنسی مضامین' تاریخ احمدیت افادہ عام کے لئے چھاپے جاتے ہیں۔

الفضل میگزین
نمبر 47
تحریر و ترتیب: فخر الحق شمس

عظیم الشان پیشگوئی

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

آج میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی۔

(لیکچر لدھیانہ- روحانی خزائن جلد 20 ص 250)

ہمارا خدا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو سب سے پہلا کشف 13-14 سال کی عمر میں ہوا تھا- جب آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کے بارے میں سوالات پیدا ہوئے تو آپ نے اپنا رخ خدا کی طرف ہی کیا کبھی بیت میں جا کر گھنٹوں عبادت میں مشغول رہتے اور کبھی اپنے کمرے میں ہی ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتے- چنانچہ آپ فرماتے ہیں-

”میں خدا کے حضور دعا کرتا اور کہتا کہ اے خدا اگر تو موجود ہے تو مجھے تیری تلاش ہے تو مجھے بتا کہ تو ہے- کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بھٹک جاؤں' کیا مجھ پر اس گمراہی کی ذمہ داری تو نہیں ہوگی؟ اور پھر سوچتا کہ شاید ہو بھی- پھر میں دعا کرتا کہ اے خدا یہ ذمہ داری مجھ پر تو عائد نہیں ہونی چاہئے-“

پھر ایک سہ پہر ایسے روحانی تجربے سے گزرے اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں-

”یہ خواب اور بیداری کے درمیان ایک قسم کی ایک غنودگی کی سی کیفیت تھی- میں نے دیکھا کہ ساری زمین سکڑ کر ایک گیند کی شکل اختیار کر گئی ہے- جس پر دور دور تک کسی جاندار مخلوق کے کوئی آثار نظر نہیں آتے- نہ زندگی کی چہل پہل ہے نہ ہی شہر ہیں نہ آبادیاں- غرضیکہ کچھ بھی تو نہیں- بس زمین ہی زمین ہے- کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک زمین کا ذرہ ذرہ کانپنے لگا ہے اور ایک زناٹے سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے ہمارا خدا- ہمارا خدا- ایک ایک ذرہ اپنے وجود کی علت غائی کا باواز بلند اعلان کر رہا تھا-

ساری کائنات ایک عجیب قسم کی روشنی سے بھر گئی- ایک ایک ذرے اور ایک ایک ایٹم نے ایک سر اور تال کے ساتھ پھیلنا اور سکڑنا شروع کیا میں نے محسوس کیا کہ ان کے ہمراہ میں بھی یہ الفاظ دوہرا رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں ہمارا خدا ہمارا خدا-“

(مرد خدا ص 82-83)

ایگل نیبولا- ستاروں کی نرسری

آج سے پانچ برس قبل نومبر 1995ء میں جب سے خلائی ٹیلی سکوپ ہبل نے ایگل نیبولا کی تصویریں کھینچیں' اس وقت سے نیبولا سائنس دانوں کی خلائی تحقیق کا محور بن چکا ہے ایگل نیبولا کے بادل لمبے لمبے ستونوں کی مانند نظر آتے ہیں اور ستاروں کی روشنی میں وہ انتہائی روشن مینار نظر آتے ہیں- سائنس دان برسوں سے ایگل نیبولا کا مطالعہ کر رہے ہیں اور خیال رہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے ستاروں کی نرسری ستاروں کا مرکز ہے اور وہ یہاں پیدا ہوتے ہیں- نیبولا کو ایم 16 کا نام بھی دیا جاتا ہے- یہ زمین سے کوئی 6 کھرب میل اونچا اور 7 ہزار نوری سالوں کے فاصلے پر واقع ہے امریکہ کی لارنس لیور مور نیشنل لیبارٹری کے خلائی سائنس دانوں نے کمپیوٹر کے ذریعے جو تجزیہ کیا ہے اس کی روشنی میں اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ نیبولا قدرتی عوامل سے بنا ہے اور اس میں ستارے بننے کا عمل ابھی تک جاری ہے آئندہ اس کے بارے میں لیزر ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی ریسرچ کی جائے گی- اب تک نیبولا کے بارے میں تازہ تحقیق کے مطابق ستاروں کی بالائے بنفشی رنگ کی روشنی نیبولا کے بادلوں پر پڑتی ہے جو زیادہ تر ہائیڈروجن اور ہیلیم کے مرکب ہیں- روشنی کی حرارت سے ان کے مالیکیول غیر مستحکم یا غیر قیام پذیر ہو جاتے ہیں اور غیر محفوظ مادہ ابلتا ہے- یہ گرم مادہ بادلوں میں رہ جانے والے ٹھنڈے مادے کو دباتا ہے بالکل اس طرح جیسے ایک راکٹ' خلائی شٹل کو مخالف سمت میں دھکیلتا ہے اس گرم اور ٹھنڈے عمل کے دوران کچھ گاڑھے مادے کو بادل سے نکلنے کا موقع مل جاتا ہے اس طرح سے ستاروں کے بننے کا عمل جاری رہتا ہے-

(روزنامہ دن 19- جنوری 2001ء)

اپنا کام کرنے کی عادت

احادیث سے معلوم ہوتا ہے حضرت رسول اکرم ﷺ اپنا کام خود فرماتے تھے اور آپ کے صحابہ میں بھی اسی کا رواج تھا- یہ ایک ایسی پاکیزہ عادت ہے کہ جسم کو ہمیشہ مستعد اور ہوشیار رکھتی ہے اور سستی اور غفلت کو پاس نہیں پھٹکنے دیتی- اگر اور کوئی ورزش نہ ہو تو یہ عادت ہی کسی حد تک ورزش کی قائم مقام ہو جاتی ہے-

(ورزش کے زینے صفحہ 38)

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اس پہ آساں ہے
ارے لوگو! کرو کچھ پاس شان کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بوئے ایماں ہے
خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو! یہ کیسا کذب و بہتاں ہے
(درثمین)

استغراق

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی فرماتے ہیں:

”میں نے دیکھا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نازک سے نازک مضمون لکھ رہے ہیں- یہاں تک کہ عربی زبان میں بے مثل فصیح کتابیں لکھ رہے ہیں- اور پاس ہنگامہ قیامت برپا ہے- بے تمیز بچے اور سادہ عورتیں جھگڑ رہی ہیں- چیخ رہی ہیں- چلا رہی ہیں اور پوری زنانہ کرتوتیں کر رہی ہیں مگر حضرت یوں لکھے جا رہے ہیں اور کام میں یوں مستغرق ہیں کہ گویا خلوت میں بیٹھے ہیں- یہ ساری لانظیر اور عظیم الشان کتابیں عربی- اردو- فارسی کی ایسے ہی مکانوں میں لکھی ہیں-“

(سیرت حضرت مسیح موعود ص: 48)

بلند ترین پہاڑوں کی پہلی فتح

پہاڑوں کی دنیا بہت وسیع ہے دنیا کے ہر کونے میں چھوٹے بڑے پہاڑ موجود ہیں لیکن بلند ترین پہاڑوں کا جھرمٹ پاکستان' چین اور نیپال میں واقع ہے- آٹھ ہزار میٹر بلندی سے زائد پہاڑوں کی تعداد دنیا بھر میں صرف چودہ ہے- ان میں سے پانچ پاکستان میں موجود ہیں- ایک چین میں اور آٹھ نیپال میں واقع ہیں- ان بلند و بالا پہاڑوں پر پہلی فتح کب اور کن کے ہاتھوں سے ہوئی تفصیل سے درج کی جاتی ہے-

ماؤنٹ ایورسٹ نمبر ایک 8848 میٹر بلند نیپال میں پہلی 1953ء کو ہیلری' تینزنگ نارگے نے سر کیا-

کے ٹو نمبر دو 8611 میٹر بلند پاکستان میں 1954ء کو کمپنگ نونی' ایس ڈیلی نے سر کیا-

کنچن جنگا نمبر تین 8574 میٹر بلند نیپال میں 1955ء کو بینڈ براؤن وغیرہ نے سر کیا-

لوتسے نمبر چار 8501 میٹر بلند نیپال میں 1956ء کو لچسنگر' ری ایس نے سر کیا-

میکالو نمبر پانچ 8475 میٹر بلند نیپال میں 1955ء کو کوزی' ٹیری نے سر کیا-

چو یو نمبر چھ 8420 میٹر بلند نیپال میں 1954ء کو تیچی لاما' جو اسچلر نے سر کیا-

دولا گیری نمبر سات 8167 میٹر بلند نیپال میں 1960ء کو ڈمبر گر' ڈائنز وغیرہ نے سر کیا-

مناسلو نمبر آٹھ 8156 میٹر بلند نیپال میں 1956ء کو ایمانیشی' گیلزن نے سر کیا-

نانگا پربت نمبر نویں 8125 میٹر بلند پاکستان میں 1953ء کو ہرمن بوہل نے سر کیا-

اینا پرنا نمبر دس 8091 میٹر بلند نیپال میں 1950ء کو ہرزوگ' لاچینل نے سر کیا-

گیشر برم 1 نمبر گیارہ 8068 میٹر بلند پاکستان میں 1958ء کو کوف مین' شوننگ نے سر کیا-

براڈ پیک نمبر بارہویں 8047 میٹر بلند پاکستان میں 1957ء کو ہرمن بوہل' ڈمبر گر نے سر کیا-

شش پنگما نمبر تیرھواں 8046 میٹر بلند چین میں 1964ء کو سوچنگ وغیرہ نے سر کیا-

گیشر برم II نمبر چودھواں 8035 میٹر بلند پاکستان میں 1956ء کو لارچ' مورا ویس نے سر کیا-

آنکھ کی حفاظت

ہماری ایک آنکھ کے گرد تقریباً 200 پلکیں ہوتی ہیں جو آنکھ کی حفاظت کرتی ہیں یہ نہایت حساس ہوتی ہیں اگر کوئی انہیں ذرا سا بھی چھوئے تو یہ آنکھ کے پپوٹے کو فوراً بند ہونے کا حکم دیتی ہیں تاکہ آنکھ محفوظ رہے-

اطلاعات و اعلانات

مکرم الحاج مولوی محمد شریف صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

الحاج مولوی محمد شریف صاحب واقف زندگی سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ جو 2/مارچ کو نیو یارک میں وفات پا گئے تھے' ان کی میت ان کے بیٹے مکرم ڈاکٹر کریم احمد شریف صاحب امریکہ سے پاکستان لائے۔ مورخہ 9 مارچ بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔

مکرم مولوی شریف صاحب نے مولوی فاضل کے بعد اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کی اور آپ ریٹائرمنٹ تک پہلے وکالت دیوان اور پھر جامعہ احمدیہ میں اکاؤنٹنٹ کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ گزشتہ چند سالوں سے آپ امریکہ میں اپنے بچوں کے پاس رہائش پذیر تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی انچارج برازیل ہیں جو وہاں سے تدفین میں شامل ہونے کے لئے ربوہ پہنچے تھے۔

مکرم مولوی محمد شریف صاحب انتہائی شریف النفس، منکسر المزاج اور ملنسار تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹے اور 2 بیٹیاں عطا کیں۔ ان کے اسماء یہ ہیں:۔ (1) مکرمہ صفیہ پروین صاحبہ مرحومہ اہلیہ بشیر احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ (2) مکرم ظریف احمد صاحب امریکہ (3) مکرمہ عائشہ صاحبہ اہلیہ عبدالسلام حمید صاحب امریکہ (4) مکرم لطیف احمد صاحب امریکہ۔ (5) مکرم نعیم احمد صاحب امریکہ (6) مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ برازیل (7) مکرم ڈاکٹر کریم احمد شریف صاحب امریکہ۔

احباب جماعت سے مولوی محمد شریف صاحب کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرمہ رفاقت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ بعمر 50 سال مورخہ 5 فروری بروز سوموار حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئیں مرحومہ نے اپنی یادگار چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے۔

☆☆☆☆

نکاح و تقریب شادی

☆ مکرم رانا عبدالحنان صاحب ولد مکرم رانا سلیم احمد صاحب آف ڈگری گھمناں حال دارالعلوم وسطی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ رضوانہ نصیر چوہدری بنت مکرم چوہدری نصیر احمد بندا صاحب آف کیلگری کینیڈا حال ربوہ بعوض مبلغ 25 ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مکرم شیخ محمد نعیم صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے مورخہ 13-2-2001 کو پڑھا مکرم رانا عبدالحنان صاحب مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب آف ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ کے پوتے، چوہدری اسماعیل خاں صاحب آف بھگول رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے اور چوہدری فضل خاں صاحب آف چک 60 ضلع فیصل آباد کے نواسے ہیں۔

مورخہ 24-2-2001 کو بارات چوہدری نصیر احمد بندا کی رہائش گاہ واقع دارالنصر غربی گئی جہاں محترم محمد ابراہیم بھامبھڑی صاحب نے دعا کروائی اور رخصتی ہوئی اگلے دن رانا سلیم احمد صاحب کی رہائش گاہ واقع دارالعلوم وسطی ربوہ میں ولیمہ کی تقریب ہوئی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنا نام جاوید بتاتا ہے۔ اپنے آپ کو احمدی اور کراچی کا رہائشی ظاہر کرتا ہے۔ اس کا رنگ سانولا۔ جسم دبلا پتلا اور قد تقریباً ساڑھے پانچ فٹ ہے۔ نظر والی عینک استعمال کرتا ہے۔ شلوار قمیض پہنتا ہے اور اردو بولتا ہے۔

یہ شخص مختلف حیلوں اور بہانوں اور اپنے بعض خواب سنا کر لوگوں کی تائید اور مفادات حاصل کرتا ہے عید کے قریبی ایام میں حافظ آباد میں موجود رہا ہے۔ احباب محتاط رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

صنعت و تجارت کے خواہشمند احباب

ایسے احمدی احباب جو کوئی صنعت لگانے یا کاروبار یا تجارت کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی راہنمائی یا مشورہ چاہتے ہوں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ نظارت صنعت و تجارت سے رابطہ فرمائیں۔ تاکہ انہیں متعلقہ معلومات فراہم کرنے اور مطلوبہ امور میں مشورہ کا انتظام کیا جا سکے۔ (ناظر امور عامہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارتی افسر رشوت لیتے ہوئے پکڑے گئے

بھارت کی پرائیویٹ انٹرنیٹ نیوز کمپنی نے بھارت کی کئی سیاسی شخصیات اور اعلیٰ فوجی افسروں پر رشوت میں ملوث ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ اور ان کی رشوت لیتے ہوئے تصاویر اور ویڈیو فلم بھی جاری کر دی ہے۔ اس واقعہ کے بعد سیاسی حلقوں میں سنسنی پھیل گئی ہے۔

علماء نے حرام جانور کھانے کی اجازت دیدی

شمال مشرقی افغانستان میں خشک سالی اور قحط سے 4 لاکھ افغانیوں کی موت کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور طالبان مخالف شمالی اتحاد نے کہا ہے کہ اگر عالمی برادری کی طرف سے فوری طور پر امداد فراہم نہ کی گئی تو علاقے میں بہت نقصان ہوگا۔ خطے کے علماء نے اس خطرناک صورتحال کے پیش نظر ایک فتویٰ جاری کیا ہے اور حرام جانوروں کا گوشت کھانے کو جائز قرار دے دیا ہے۔

مسجد میں پوجا کی کوشش ناکام تاریخی قطب مینار کے احاطے میں واقع قوت الاسلام مسجد پر ہندو قوم پرست تنظیم سنگھل پریوار باک دیواستھان مکتی ویجنا سمھتی کے سینکڑوں کارکنوں کی مسجد میں پوجا کی کوشش نئی دہلی پولیس نے ناکام بنا دی۔ ہندو اس مسجد میں گنیش دیوتا کی پوجا کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔

انڈونیشیا ٹوٹنے کے قریب ہے انڈونیشیا کے ہزاروں طلباء نے صدر واحد کے خلاف مظاہرہ جاری رکھا ہے اور ان کے استعفیٰ پر زور دیا ہے۔ دریں اثناء متعدد بااثر ارکان پارلیمنٹ نے خبردار کیا ہے۔ کہ حالات اس نہج پر پہنچ گئے ہیں کہ ملک ٹوٹنے کے قریب ہے۔ طلباء اس بنا پر زور دے رہے تھے کہ صدر واحد کے مواخذے کیلئے عوامی مشاورتی اسمبلی کا خصوصی اجلاس کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ صدر واحد کے استعفیٰ تک یہاں سے نہیں جائیں گے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ 1998ء میں تقریباً دس ہزار طلباء نے اس پارلیمنٹ گراؤنڈز میں دن بھر دھرنا دیا تھا جو بالآخر صدر کے استعفیٰ پر منتج ہوا تھا۔

مذاکرات ملتوی شمالی کوریا نے جنوبی کوریا کے صدر کم ڈائے جنگ کے دورہ امریکہ پر احتجاجاً جنوبی کوریا کے ساتھ وزارتی مذاکرات آخری لمحات میں ملتوی کر دیئے ہیں۔ سرکاری سطح پر بات چیت ملتوی کرنے کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔ تاہم شمالی کوریا کے حکام نے حریف کوریا کے عہدیداروں کو ٹیلی فون پر بتایا کہ ہم ابھی متعدد معاملات پر غور کر رہے ہیں اور سردست ہمارا سیول آنا ممکن نہیں۔

اسرائیلی فوج کا کیل بم کا استعمال اسرائیلی فوج فلسطینیوں پر کیل بم چلانے لگی ہے۔ غزہ پٹی کے لئے فلسطین کے سیکیورٹی سربراہ جنرل عبدالرزاق نے ایک بیان میں انکشاف کیا ہے کہ اسرائیلی فوج نئے بم استعمال کر رہی ہے۔ جو انسانی گوشت کو چیر کر چیتھڑوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اسرائیلی فوج کے ہاتھوں شہید ہونے والے فلسطینیوں کے معائنے کے بعد پتہ چلا ہے کہ ان پر کیلوں سے بھرے ہوئے بم چلائے گئے تھے۔ دوسری طرف اسرائیل کے فوجی ترجمان نے الزامات کی تصدیق نہیں کی۔

تائیوان کو اسلحہ کی فراہمی چین میں متعین امریکی سفیر جوزف پرویز نے امریکہ کے تائیوان کو اسلحہ کی فروخت کی حمایت کی اور چین پر زور دیا کہ وہ انسانی حقوق کے مسائل پر دوطرفہ مذاکرات کا دوبارہ آغاز کرے انہوں نے کہا کہ واشنگٹن نے تائیوان کو چین کا علاقہ تسلیم کیا ہے۔ اور جب تک تائیوان کے مسئلہ کا پرامن حل نہیں نکل آتا امریکہ اس کے اصل وطن سے ملاپ کے لئے مدد کرے گا۔

عالمی تجارتی تنظیم میں شمولیت کا امکان نہیں

چین نے کہا ہے کہ عالمی تجارتی تنظیم میں اس کی شرکت بعض خدشات کے پیش نظر مؤخر ہو گئی ہے وزیر تجارت شائی کانگ شینگ نے کہا ہے کہ کچھ عالمی حلقے ڈبلیو ٹی او میں اس کی عدم شمولیت کے بے بنیاد شکوک و شبہات پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چین اور عالمی تجارتی تنظیم میں ابھی تک زراعت، صنعتی سب سڈی اور بعض خدمات پر مذاکرات تعطل کا شکار ہیں۔

امریکی خارجہ پالیسی تبدیل ۔ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے دنیا کے مختلف تنازعات اور امور سے متعلق 55 نمائندوں میں سے 23 نمائندوں کو تبدیل کر دیا ہے۔ جس سے نئی حکومت کی خارجہ پالیسی میں بڑی تبدیلی کا اشارہ قرار دیا جا رہا ہے۔ تبدیل کئے جانے والے عہدیداروں میں مشرق وسطیٰ، لاطینی امریکہ، ہیٹی اور وسطی ایشیاء سے متعلق خصوصی ایلچی، مشیر اور نمائندے شامل ہیں۔

بقیہ صفحہ 1

پاکستان کے دفتر سے رابطہ کریں یہ دفتر صبح 00-7 بجے سے رات 00-10 بجے تک کھلا رہتا ہے۔ ہمارے فون نمبر 04524-212281-212630 ہیں۔

ایشیا سیٹ 2 پر ایم ٹی اے کی نشریات 6 فٹ Solid اور آٹھ فٹ جالی کی ڈش پر بالکل صاف نظر آتی ہیں۔ جن احباب نے اپنی ڈش کی LNB سے اپنے ہمسائیوں یا دوستوں کو کنکشن دیئے ہوئے ہیں اگر وہ C Band LNB استعمال کر رہے ہیں جس پر Polarizer نہیں لگا ہوا تو وہ بدستور کنکشن دے سکتے ہیں جبکہ ڈیجیٹل یا F-LNB استعمال کرنے والے احباب ڈیجیٹل ریسیور سے ایسا کنکشن نہ دے سکیں گے۔

اس بارے میں اگر مزید کوئی بات جاننا چاہتے ہوں تو براہ کرم بلاجھجک ایم ٹی اے پاکستان کے دفتر سے اوپر دیئے گئے فون نمبر پر رابطہ کریں۔

(سید عبدالحئی ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 14 مارچ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 15 زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 15 مارچ - غروب آفتاب: 6.18

☆ جمعہ 16 مارچ - طلوع فجر: 4-54

☆ جمعہ 16 مارچ - طلوع آفتاب: 6.16

کالا باغ پر سوئی نہ پھنسائیں

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ پاکستان ایک ہزار سال تک قائم رہے گا اس لئے ہمیں مستقبل کے تقاضوں کے مطابق منصوبہ بندی کرنی چاہئے- کالا باغ ڈیم اور بھاشا ڈیم ضرور بنیں گے مگر اس سے قبل صوبوں میں اعتماد کی فضا پیدا کرنا ہوگی- اس وقت صوبوں میں یکجہتی نہیں- سرحد اور سندھ سمجھتے ہیں کہ دوسرے صوبوں کی نیت ٹھیک نہیں- جب ان میں اعتماد بحال ہوگا تو ڈیم بنتے رہیں گے- حکومت نے پانی کی قلت سے نبٹنے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے آئندہ پانچ سالوں میں 6 ڈیم بنانے کا اصولی فیصلہ کیا ہے-

سپریم کورٹ نے آڈیو ٹیپس سیل کر دیں

سپریم کورٹ میں پیپلز پارٹی کی جانب سے پیش کردہ ٹیپس رجسٹرار کے دفتر میں موجود رہیں گی- عدالت نے یہ احکامات بے نظیر اور آصف زرداری کے وکلاء کی کونسل کے سربراہ سینئر قانون دان عبدالحفیظ پیرزادہ کی اس استدعا پر جاری کئے کہ کہیں یہ ٹیپس ٹمپر نہ ہو جائیں- جب سماعت شروع ہوئی تو عبدالحفیظ پیرزادہ نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ سماعت کے دوران پیش کئے جانے والی دستاویزات قابل اعتبار ہیں اور یہ حقیقی ہیں- اس طرح اس میں شامل پہلو اور حقائق کو بطور شہادت تسلیم کیا جا سکتا ہے-

خواتین نشستوں کی بحالی کا فیصلہ جلد ہوگا

چیف ایگزیکٹو نے کہا ہے کہ نئے بلدیاتی نظام میں خواتین کی شرکت سے ملکی ترقی اور خوشحالی کے نئے دور کا آغاز ہوگا- وہ اسلام آباد میں خواتین کونسلروں کے کنونشن کے اختتامی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے- انہوں نے کہا کہ خواتین کی ترقی اور بہبود حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے- ویمن ڈویلپمنٹ بینک پرائیویٹائز نہیں کیا جائے گا- تاکہ خواتین کو قرضے حاصل کرنے کی سہولت حاصل رہے- انہوں نے کہا اسمبلیوں میں خواتین کی مخصوص نشستوں کی بحالی کے بارے میں وفاقی کابینہ جلد ہی فیصلہ کرے گی-

باران رحمت کا نزول

ملک بھر میں باران رحمت کا نزول شروع ہوگیا جس سے گرمی آتے آتے اور سردی جاتے جاتے رک گئی ہے اور خنکی میں قدرے اضافہ ہو گیا ہے- محکمہ موسمیات کے مطابق بارش کا سلسلہ ملک کے شمالی علاقوں میں جاری رہے گا-

پٹرولیم کی مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کا فیصلہ

وفاقی حکومت نے پٹرول اور اس کی مصنوعات کی قیمتوں میں برائے نام کمی کا فیصلہ کیا ہے باخبر ذرائع کے مطابق حکومت نے پٹرولیم کی مختلف مصنوعات پر چار سے نو فیصد تک کمی کا فیصلہ کیا ہے مذکورہ کمی کا اعلان 28 مارچ کو متوقع ہے- واضح رہے کہ حکومت نے اکتوبر 1998ء سے 3 مرتبہ پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کیا ہے جو کہ مجموعی طور پر 35 سے 37 فیصد کا اضافہ ہے- جبکہ بین الاقوامی منڈی میں پٹرول کی قیمتوں میں 36 فیصد سے زائد کمی ہو چکی ہے- حکومت نے بجٹ میں پٹرولیم سرچارج کی مد میں 42- ارب روپے کا ہدف رکھا ہے جبکہ بین الاقوامی منڈیوں میں تیل کی قیمتوں میں کمی ہونے اور ملک میں پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ ہونے سے مذکورہ ہدف پچاس ارب تک پہنچ سکتا ہے- آمدنی کے دیگر اہداف پورے نہ ہونے کی وجہ سے آمدنی کا کل ہدف 73 بلین روپے سے کم ہو کر 412 بلین روپے تک پہنچ چکا ہے جس کے پورا ہونے کا امکان بھی نہیں ہے اس لئے حکومت تیل کی قیمتوں میں کمی کا فائدہ مکمل طور پر عوام تک پہنچانے سے گریزاں ہے-

حکمرانوں نے ملک کو رسوا کیا ہے

اے آر ڈی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ فوجی حکمرانوں کی نااہلی اور ناقص پالیسیوں کی وجہ سے پاکستانی قوم انتہائی مایوسیوں اور ناامیدی کا شکار ہے اور قوم تقسیم در تقسیم ہو رہی ہے- جس کی وجہ سے پاکستان کی دنیا بھر میں رسوائی ہو رہی ہے-

پہیہ جام ہڑتال کا الٹی میٹم

ملک بھر کی ٹرانسپورٹ تنظیموں کا ہنگامی اجلاس کراچی میں منعقد ہوا- اس میں ٹرانسپورٹ تنظیموں کے عہدیداران نے کثیر تعداد میں شرکت کی- اس اجلاس میں کہا گیا کہ حکومت نے اپنے وعدے کے مطابق 15 مارچ کو پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کیا گیا اضافہ واپس نہ لیا تو ملک بھر کی ٹرانسپورٹ برادری 16 مارچ کو ملک گیر پہیہ جام ہڑتال کی ڈیڈ لائن کا اعلان پریس کانفرنس کے ذریعے کرے گی-

حکومتی پیشکش قبول نہیں

سائنس دان قدیر خان کو پاکستان کے ایٹمی پروگرام سے الگ کر کے چیف ایگزیکٹو کے مشیر بنانے کا اعلان کیا گیا ہے- تاہم ڈاکٹر قدیر نے تا حال کوئی فیصلہ نہیں کیا- جس دن ان کو خان ریسرچ لیبارٹری سے ریٹائرڈ کیا گیا انہوں نے کہا تھا کہ آئندہ کے لائحہ عمل کے بارے میں وہ اپنی فیملی سے مشورہ کریں گے-

پنجاب کی 6 مزید نہریں بند

پانی کی شدید قلت کے باعث محکمہ آبپاشی پنجاب نے مزید 6 نہریں بند کر دی ہیں- اس طرح پانی کی کمی کی وجہ سے بند ہونے والی نہروں کی تعداد 13 ہو گئی ہے- ماہرین کے مطابق اگر پانی کی صورت حال ایسی ہی رہی تو آئندہ چند روز میں مزید نہریں بند کرنا پڑیں گی-

سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ
Fax:213966-☎04524-212434

"گرمیوں کا تحفہ"
سندھی بیڈ کور' بیڈ شیٹ' رلی نیز ہر قسم کے جاپانی ان سلے سوٹ
اکبر احمد 32/4 دار الصدر غربی حلقہ قمر ملحقہ کوٹھی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب فون 212866

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر- ریفریجریٹر- ائرکنڈیشنر- ڈیزرٹ کولر- کوکنگ رینج گیزر- ہیٹر- واشنگ مشین- مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر
فون 7223347-7239347-7354873
1- لنک میکلوڈ روڈ' جودھامل بلڈنگ لاہور

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج- فریزر- واشنگ مشین ٹی وی- گیزر- ائرکنڈیشنر- وی سی آر بھی دستیاب ہیں-
رابطہ- انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
☎ 7231680
7231681
7223204
7353105

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021- 7724606
7724607, 7724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

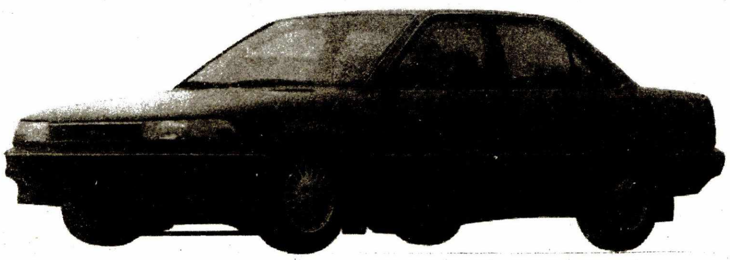

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر
021- 7724606
7724607
7724609
47- تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

CPL 61